© rasailojaraid.com

الـــدفاع فی الاســـلام

ـــ ۲ ـــ

ابو سلمان شاہجہانپوری

نفیر کا مطلب

چونکہ جابجا نفیر کا لفظ آیا ہے۔ اس سے یہ بات بھی صاف ہوجانی چاہئیے کہ نفیر عام سے مقصود کیا ہے؟ مقصود یہ ہے کہ دفاع کی ضرورت پیش آجائے اور ہر شخص کو اس کا علم ہو جائے یا یہ مقصود ہے کہ جب تک کوئی بلانے والا مسلمانوں کو نہ بلائے گا نفیر عام کی حالت پیدا نہ ہوگی؟ اس کا جواب شاہ ولی اللہ رہ نے موطا کی شرح میں دے دیا ہے۔

" نزدیک استنفار جہاد فرض علی الاعیان می شود۔ استنفار را چوں منقح کنیم حاصل شود حالتے کہ مقتضائے استنفار شدہ است از قصد "کفار بلاد مارا" و قیام حرب درمیان جیوش مسلمین و کافرین' و عدم کفایہ ازاں مسلمانان' و آنچہ بداں ماند۔

(مسوی جلد ۲-۱۲۹)

شاہ صاحب کے بیان سے یہ بات واضح ہو گئی کہ نفیر کی صورت کیا ہے؟ تو یہ ضرور نہیں کہ کوئی خاص شخص مسلمانوں کو یہ کہہ کر پکارے کہ اٹھ جہاد کرو۔ مقصود یہ ہے کہ ایسی حالت پیدا ہو جائے جو مقتضائے نفیر ہے۔ پس جب غیر مسلموں نے اسلامی ملکوں کا قصد کیا اور مسلمانوں اور کافروں میں لڑائی شروع ہو گئی تو جہاد فرض ہو گیا اور جب دشمنوں کی طاقت ان ممالک کے مسلمانوں سے زیادہ قوی ہوئی اور ان کی شکست کا خوف ہوا، تو یکے بعد دیگرے تمام مسلمانان عالم پر فرض ہو گیا۔ خواہ کوئی پکارے یا نہ پکارے۔ پکارنے والا نہیں ہے تو یہ مسلمانوں کی بد نظمی و بدحالی ہے، ان کا فرض ہوگا کہ داعی و امیر کا انتظام کریں۔ یہی حال

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تمام فرائض کا ہے ۔ نماز کا جب وقت آ جائے تو خواہ موذن کی صدائے ''حی علی الصلوۃ'' سنائی دے یا نہ دے ، وقت کا آ جانا وجوب کے لئے کافی ہوتا ہے ۔

احکام قطعیہ دفاع

غرض کہ '' دفاع '' اسلام کے ان بنیادی حکموں میں سے ہے ، جن کو ایک مسلمان مسلمان رہ کر کبھی ترک نہیں کر سکتا۔ اگر ایک مسلمان کے دل میں رائی برابر بھی ایمان کی محبت باقی رہ گئی ہے تو اس کی طاقت سے باہر ہے کہ اللہ کی یہ صدائے حق سنے اور از سر تا پا کانپ نہ اٹھے ۔

یا ایها الذین آمنوا ! مالکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل الله اثاقلتم الی الارض ؟ ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الآخرۃ فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الاخرۃ الاقلیل (۹:۳۹)

مسلمانو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے ، '' اللہ کی راہ میں نکل کھڑے ہو تو تمہارے قدموں میں حرکت نہیں ہوتی اور زمین پر ڈھیر ہوئے جاتے ہو ؟ کیا تم نے آخرت کو چھوڑ کر صرف دنیا ہی کی زندگی پر قناعت کر لی؟ اگر یہی بات ہے تو یاد رکھو جس زندگی پر ریجھے بیٹھے ہو وہ آخرت کے مقابلے میں بالکل ہی ہیچ ہے ۔

اس کے بعد فرمایا :

الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما ویستبدل قوماً غیرکم ولاتضروہ شیئا واللہ علی کل شئی قدیر ۔

یاد رکھو ! اگر تم نے حکم الہی سے سرتابی کی اور وقت کے آنے پر بھی راہ حق میں کمر بستہ نہ ہوئے تو اللہ نہایت ہی سخت عذاب میں ڈال کر اس کی سزا دے گا اور تمہارے سوا کسی دوسری قوم کو خدمت اسلام کے لئے کھڑا کر دے گا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تم چھانٹ دیے جاؤ گے کلمہ حق تمہارا محتاج نہیں ہے تم ہی اپنی زندگی و نجات کے لئے اس کے محتاج ہو۔

اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت، ان کی حکومتوں کے مٹانے اور ان کی آبادیوں اور شہروں کو آپس میں بانٹ لینے کے لئے کفار ایک دوسرے کے ساتھی اور حامی ہیں۔

والذین کفروا بعضھم اولیاء بعض۔

جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی تو وہ ایک دوسرے کے ساتھی اور مددگار ہیں مسلمانوں کی مخالفت میں خزانوں کے خزانے خرچ کر ڈالتے ہیں۔

والذین کفروا ینفقون اموالھم لیصدوا عن سبیل اللہ۔

جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی، تو وہ حق کی مخالفت میں اپنا مال خرچ کر رہے ہیں۔

پس مسلمانوں کی بھی سب سے بڑی اسلامی و ایمانی خصلت یہ قرار پائی کہ:

والمؤمنون والمؤمنات بعضھم اولیاء بعض (۹ : ۷۲)

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں باہم ایک دوسرے کی رفیق و مددگار ہیں!

اور اسی بناء پر مسلمانوں کا فرض ٹھہرا کہ اگر دنیا کے کسی ایک اسلامی حصہ پر غیر مسلم حملہ کریں اور وہاں کے مسلمان ان کے مقابلہ کی کافی قوت نہ رکھتے ہوں یا بالکل مغلوب و مقہور ہو گئے ہوں تو تمام دوسرے حصص عالم کے مسلمانوں پر فرض ہے کہ ان کی یاوری و اعانت کے لئے اسی طرح اٹھ کھڑے ہوں۔ جس طرح خود اپنی آبادیوں کی حفاظت کے لئے اٹھتے اور اپنی جان و مال سے اسی طرح مدد دیں جس طرح خود اپنے گھر بار کی حفاظت کے لئے مدد دیتے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ نہ کوئی نیا مذہبی اجتہاد ہے ، نہ کوئی پولیٹکل فتویٰ ۔ تمام دنیا کے مسلمان فقہ و قوانین شریعت کی جو کتابیں صدیوں سے پڑھتے پڑھاتے آئے ہیں اور جو چھپی ہوئی بازاروں میں ہر جگہ ملتی ہیں اور جن پر عدالتوں میں عمل کیا جا رہا ہے ان سب میں یہ احکام موجود ہیں ۔ اسلامی دینیات کا کوئی طالب علم ایسا نہیں ملے گا جو ان حکموں سے بے خبر ہو ۔ اور پھر ان سب کے اوپر مسلمانوں کی کتاب اللہ ہے جو اپنے ہر پارہ اور ہر سورۃ کے اندر اس حکم کا اعلان اور اس قانون کی پکار تیرہ صدیوں سے بلند کر رہی ہے ۔ نوع انسانی کی کامل بیس نسلیں گزر چکیں ، اور یہ احکام اپنی یکساں ، غیر مبدل ، اٹل ، اور لا انتہا طاقت کے ساتھ مسلمانوں کے دلوں پر حکمرانی کر رہے ہیں ۔

ترتیب وجوب دفاع

(ترتیب وجوب دفاع کے متعلق اشارہ کیا جا چکا ہے لیکن ضروری ہے کہ مسئلہ کے اس پہلو کی مزید تشریح کر دی جائے) ۔

جب دفاع کا فرض عین ہونا واضح ہو گیا ، تو اب معلوم ہونا چاہئے کہ اس فرض کی انجام دہی کے لئے شریعت نے ایک خاص ترتیب اختیار کی ہے ۔ عقل و حکمت کی بنا پر وہی اس معاملہ کی قدرتی اور صحیح ترتیب ہو سکتی تھی ۔ صورت اس کی یہ ہے کہ جب غیر مسلموں نے کسی اسلامی حکومت اور آبادی کا قصد کیا تو اس ملک کے تمام مسلمانوں پر بہ مجرد قصد اعداء دفاع فرض عین ہو گیا ۔ باقی رہے دیگر ممالک کے مسلمان تو اگر زیر جنگ مقامات کے مسلمان دشمن کے مقابلے کے لئے کافی قوت نہیں رکھتے ، دشمن بہت زیادہ قوی ہے یا رکھتے ہیں اور غفلت و تساہل کرنے لگے ہیں تو اس حالت میں یکے بعد دیگرے تمام دنیا کے مسلمانوں پر بھی دفاع فرض عین ہو جائے گا بالکل اسی طرح جیسے نماز اور روزہ مگر صورت اس کی یوں ہو گی کہ پہلے ان مقامات سے قریب تر مقام کے مسلمانوں پر واجب ہوگا ، پھر ان سے قریب پر ، پھر ان سے قریب تر پر ۔ حتیٰ کہ مشرق و مغرب ، جنوب و شمال تمام اکناف عالم کے مسلمانوں پر یکے بعد دیگرے فرضیت عائد ہو جائے گی ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس وقت سارے فرائض ، سارے وظائف ، سارے کام ملتوی کر دینے چاهئیں بمجرد اطلاع هر مسلمان کو اپنی تمام قوتوں اور تمام سامانوں کے ساتھ وقف دفاع ملت جهاد فی سبیل اللہ هو جانا چاهئیے اور قیام دفاع کے لئے شرعاً جن جن وسائل و انتظامات کی ضرورت هے ۔ سب کو مل جل کر ان کا انصرام کرنا چاهئیے ۔ اگر کسی آبادی میں مسلمانوں کا کوئی امام و پیشوا نہیں هے جو نظم و قیام اپنے هاتھ میں لے تو سب کا فرض هوگا کہ پہلے امام و امیر کا انتظام کریں ، پھر جن جن وسائل کی ضرورت هو ، ان کے حصول کے لئے هر ممکن تدبیر و سعی کام میں لائیں ۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو سب اللہ کے حضور جوابدہ هوں گے ۔ سب مبتلائے معصیت و فسق هوں گے ، ایسی معصیت ، ایسا فسق ، ایسا عدوان ، ایسا نفاق جس کے بعد صرف کفر هی کا درجہ هے ۔

فتح القدیر میں هے :

فیجب علی جمیع اهل تلك البلدة النفر وكذا من يقرب منهم ان لم يكن باهلها كفاية ، وكذا من يقرب ممن يقرب ان لم يكن بمن يقرب كفاية ، او تكاسلوا ، او عصوا ، وهكذا الى ان يجب على جميع اهل الاسلام شرقاً و غرباً ۔

(جلد ۲ صفحہ ۲۸۰)

اگر غیر مسلموں نے حملہ کیا تو پھر اس شہر کے تمام باشندوں پر دفاع کے لئے اٹھ کھڑا هونا فرض عین هو جائے گا اور اگر دشمن زیادہ طاقتور هیں اور مقابلہ کے لئے وهاں کے مسلمان کافی نہیں ، تو جو مسلمان ان سے قریب هوں گے ان پر بھی فرض عین هوجائیگا ، اور اگر وہ بھی کافی نہیں یا انہوں نے سستی کی یا دانستہ انکار کیا تو پھر ان تمام لوگوں پر جو ان سے قریب هوں ، یہ فرض عائد هوگا ۔ اسی طرح یکے بعد دیگرے اس کا وجوب منتقل هوتا جائے گا حتی کہ تمام مسلمانوں پر مشرق میں هوں یا مغرب میں ، دفاع کے لئے اٹھ کھڑا هونا فرض هو جائے گا ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایسا ہی تمام کتب معتمدہ فقہ وحدیث میں ہے۔ عبارتوں کے نقل و ترجمہ میں طول ہوگا۔ رد المحتار وغیرہ شروح میں ذخیرہ سے نقل کیا ہے :

" فاما من ورائهم ببعد من العدو ، فهو فرض كفاية عليهم حتى يسعهم تركه، اذا لم يحتيج اليهم بان عجز من كان بقرب من العدو عن المقاومة ، او لم يعجزوا عنها لكنهم تكاسلوا ، فانه يفترض على من يليه فرض كالصلوة والصوم لايسعهم تركه ، وثم وثم الى ان يفترض على جميع اهل الاسلام شرقاً و غرباً "

جو لوگ علیٰ علاقوں میں دشمن سے دور ہوں ان پر (قتال) فرض کفایہ ہوگا ، یہاں تک کہ اس کے ترک پر مؤاخذہ نہ ہوگا جب کہ اس کی ضرورت نہ پڑی لیکن جو دشمن سے قریب ہوں وہ مقابلہ و استقامت کی طاقت رکھتے ہوئے سستی کریں یا طاقت نہ رکھتے ہوں ضرورت پیش آئے پر ان پر بہر حال یہ نماز ' روزے کی طرح فرض ہوگا اور اسے ترک نہیں کیا جا سکتا چنانچہ اس طرح مشرق و مغرب کے تمام اہل اسلام پر یہ فرض ہو جاتا ہے۔

اور عنایہ شرح ہدایہ میں ہے۔

" ثم الجهاد يصير فرض عين عند النفير العام على من يقرب من العدو وهو يقدر عليهم الا اذا احتيج اليهم ، اما بعجز القريب، و اما للتكاسل ، فحينئذ يفرض على من يليهم ، الخ

چنانچہ عام اعلان کے بعد دشمن کے قریب تر علاقوں والے صاحب قدرت لوگوں پر جہاد (قتال) فرض عین ہو جاتا ہے لیکن جو لوگ ان کے عقب میں ہیں ان پر فرض نہیں ہوتا جب تک کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ضرورت پیش نہ آئے ۔ خواہ قریب کے لوگ قتال سے عاجز ہوں یا سستی کریں ، اس وقت یہ ان سب پر فرض ہو جاتا ہے ۔

اور شرح موطا میں ہے :

فان لم تقع الکفایۃ بمن نزل بھم ، یجب علی من بعد منھم من المسلمین عونھم ،

اگر وہ لوگ جن پر حملہ ہوا، دشمن کے مقابلے میں کافی نہ ہوں تو ان کے عقبی علاقوں کے مسلمانوں پر ان کی مدد واجب ہوگی ۔

البتہ یاد رہے کہ یہ دفاع کی عام صورت ہے ۔ لیکن دو حالتیں شرعاً ایسی بھی ہیں ، جن میں وجوب دفاع کے لئے یک بعد دیگرے اس ترتیب اور الاقرب فالاقرب کی ضرورت باقی نہیں رہتی ' بیک وقت اور بیک دفعہ ہی تمام مسلمانان عالم پر دفاع فرض ہو جاتا ہے ۔

پہلی حالت یہ ہے کہ خلیفہ وقت تمام مسلمانان عالم سے طالب اعانت ہو یا اس کی بے بسی اور بے چارگی کی حالت ایسی ہو جائے کہ بلا تمام مسلمانان عالم کی مجموعی اعانت کے مخلصی اور فتح ممکن نہ ہو ۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اسلام کے عین مرکزی مقام یعنی جزیرہ' عرب پر غیر مسلم حملہ آور ہوں جن کو ہمیشہ غیر مسلم اثر سے محفوظ رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ میں بستا ہو ۔

فضائل دفاع

اسلامی احکام میں یہ حکم ''دفاع'' جو اہمیت رکھتا ہے' وہ عقائد ضروریہ کے بعد کسی حکم ، کسی فرض ، کسی رکن ' کسی عبادت کو حاصل نہیں ۔ قرآن و حدیث میں بار بار یہ بات بتلائی گئی ہے کہ قومی زندگی اسی عمل کے بقا پر موقوف ہے جب تک مسلمانوں میں یہ جذبہ باقی رہے گا اور اس کام کی راہ میں ہر فرد اپنی جان اور اپنا مال قربان کر دینے کے لئے تیار رہےگا' اس وقت تک دنیا کی کوئی قوم ان پر غالب نہ آسکے گی ۔ جس دن یہ جذبہ مردہ ہو جائے گا ، اسی دن سے مسلمانوں کی قومی موت بھی شروع ہو جائے گی ۔ چنانچہ قرآن نے مثال میں یہودیوں کی تاریخ پیش کی ہے ۔ جب تک یہودیوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں اعتقاداً و عملاً یہ جذبہ باقی رہا حکومت و عزت انھی کے لئے تھی - جب چند گھڑیوں کے عیش و راحت کا عشق قومی زندگی و عزت کے دائمی عیش کی طلب پر غالب آگیا اور اس چیز کو چھوڑ بیٹھے تو ذلت و محکومی کا داغ ہر یہودی کی پیشانی پر لگ گیا اور ہمیشہ کے لئے خوار و ذلیل ہو کر رہ گئے :

ضربت علیهم الذلة والمسکنة وباؤا بغضب من الله !

سنن ابو داؤد میں ہے -

اذا ضن الناس بالدینار والدرهم وتبایعوا بالعینة واتبعوا اذناب البقر وترکوا الجهاد في سبیل الله انزل الله بهم بلاء فلم یرفعه حتی یرجعوا

یعنی جب کوئی جماعت جہاد فی سبیل اللہ ترک کر دیتی ہے تو اس پر بلائیں نازل ہوتی ہیں جو کبھی دور نہیں ہو سکیں الا یہ کہ وہ اس معصیت سے باز آئیں -

چونکہ شریعت و ملت کے قیام کی اصل بنیاد یہی تھی ، اس لئے ہر حیثیت اور ہر اعتبار سے اس پر زور دیا گیا اور سارے عملوں اور نیکیوں سے جو ایک مسلمان دنیا میں کر سکتا ہے اس عمل کا مرتبہ و اجر افضل و اعلی ٹھہرایا - جس عمل میں جس قدر زیادہ ایثار و قربانی ہوگی ، اتنا ہی زیادہ اس کا اجر و ثواب بھی ہوگا - ظاہر کہ اس عمل سے بڑھ کر اور کس عمل میں مال و جان کا ایثار ہو سکتا ہے -

بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے - آنحضرت ص سے سوال کیا گیا "ای العمل افضل" ؟ کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے ؟ فرمایا "ایمان باللہ و رسولہ" اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا - پوچھا "ثم ماذا؟" اس کے بعد؟ فرمایا "الجهاد فی سبیل الله" اللہ کی راہ میں جہاد !

بخاری میں ابو سعید خدری سے مروی ہے -

قیل أي الناس افضل فقال مومن یجاهد في سبیل الله بنفسه و ماله

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

" آپ سے پوچھا گیا " سب سے زیادہ افضل آدمی کون ہے -
فرمایا وہ مومن جو اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کرتا ہے
اور فرمایا جہاد فی سبیل اللہ کی ایک صبح یا شام تمام دنیا اور اس
کی نعمتوں سے بہتر ہے اور ان ساری چیزوں سے افضل ہے جن پر سورج
نکلتا اور ڈوبتا ہے !

بخاری میں دو حدیثیں ہیں -

ما کان عبد یموت له عند الله خیر یسره ان یرجع الی الدنیا و ان له الدنیا وما فیها الا الشهید لما یری من فضل الشهادة فانه یسره ان یرجع الی الدنیا فیقتل مرة آخری اور روایت انس ما احد یدخل الجنة یحب ان یرجع الی الدنیا وله ما علی الارض من شئی الا الشهید یتمنی ان یرجع الی الدنیا فیقتل عشر مرات لما یری من الکرامة ۔

حاصل دونوں کا یہ ہے کہ دوبارہ دنیا میں آنے کی کسی کو آرزو نہیں ہو سکتی ، مگر اس کو جو اللہ کی راہ میں شہید ہوا - جب وہ شہادت کا اجرو ثواب دیکھتا ہے تو تمنا کرتا ہے' کاش پھر دنیا میں جا سکوں اور دس مرتبہ اسی طرح اللہ کی راہ میں مارا جاؤں اور مرتبہ شہادت کی عزت و کرامت حاصل کروں -

جن لوگوں نے جنگ بدر میں جان نثاریاں کی تھیں اگر کبھی ان سے کوئی لغزش ہوئی اور معصیت میں مبتلا ہو گئے ، تو آپ نے سزا دینے سے انکار کر دیا اور فرمایا -

لعل الله اطلع علی اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم ۔

یہ وہ جاں نثار حق ہیں جنہوں نے جنگ بدر میں شرکت کی تھی عجب نہیں کہ اس ایک عمل کے صلہ میں اللہ نے ان کی ساری پچھلی اور آئندہ خطائیں بخش دی ہوں اور کہہ دیا ہو کہ جو جی میں آئے کرو !

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طبرانی نے عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ جب شام کے رومیوں کی تیاریوں کی خبر پہنچی تو مدینہ میں مسلمانوں کی حالت نہایت نازک اور کمزور تھی ۔ کسی طرح کا سار و سامان میسر نہ تھا ۔ حضرت عثمان نے یہ حال دیکھا تو اپنا پورا تجارتی قافلہ آنحضرت کی خدمت میں پیش کر دیا جو شام جانے کے لئے تیار ہوا تھا ۔ اس میں دو سو اونٹ مال و اسباب سے لدے ہوئے تھے اور دو سو اوقیہ سونا تھا ۔

آنحضرت نے فرمایا ۔ ، لا یضر عثمان ما عمل بعدها ،

اخرجه الترمذي و الحاكم ایضاً من حدیث عبد الرحمن بن حباب نحوه ۔

آج کے دن کے بعد سے عثمان خواہ کچھ ہی کرے لیکن کوئی عمل اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا ۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عمل دفاع کے لئے اپنا مال و متاع قربان کرنا خدا اور رسول کی نظروں میں ایسا محبوب و محترم کام ہے، جس کے بعد کوئی برائی بھی صاحب عمل کو نقصان نہیں پہنچا سکتی ۔ کسی عمل ، کسی طاعت ، کسی عبادت کو بھی یہ فضیلت نصیب نہ ہوئی ۔

قرآن بھی ہر جگہ اور بار بار یہی کہتا ہے ۔

الذین آمنوا و هاجروا وجاهدوا فی سبیل الله باموالهم و انفسهم اعظم درجة عند الله وأولئك هم الفائزون ۔ یبشرهم ربهم برحمة منه ورضوان وجنات لهم فیها نعیم مقیم ۔ خالدین فیها ابداً ان الله عنده اجر عظیم ۔

جو لوگ ایمان لائے، حق کی راہ میں اپنا گھر بار چھوڑا ، اپنی جان و مال سے جہاد کیا ۔ سو اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ اجر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اونچا درجہ الٰہی کا ہے ۔ یہی لوگ ہیں کہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوں گے ۔ اللہ کی طرف سے ان کے لئے بشارت ہے ، اس کی رحمت ، اس کی محبت بہشتی زندگی کی نعمتیں اور ان کی دائمی اور ہمیشگی ، سب کچھ الٰہی کے لئے ہے ۔

جو لوگ خود اپنی ذات سے جہاد و دفاع میں حصہ نہ لے سکیں مگر مجاہدین کو اپنے مال و متاع سے مدد پہنچائیں ، یا اور کسی قسم کی خدمت انجام دیں ، تو اگرچہ وہ مجاہدین کا اجر و ثواب نہیں پا سکتے ۔ لیکن ان کے لئے بھی اجر ہے اور ساری عبادتوں اور طاعتوں سے بڑھ کر اجر ہے ۔

ابن ماجہ میں ہے :

من ارسل بنفقة فی سبیل اللہ و اقام فی بیتہ فلہ بکل درهم سبع مائة درهم، ومن غزا بنفسه فی سبیل اللہ وانفق فی وجهه ذلك، فله بكل درهم سبع مائة الف درهم ، ثم تلا هذه الاية - و اللہ يضاعف لمن يشاء ۔

یعنی جو مسلمان ایسے وقتوں میں گھر سے نہ نکلا صرف اپنے مال سے جہاد میں مدد دی تو اس کو ہر ایک درہم کے بدلے سات سو درہم کا اجر ملے گا ۔ یعنی اس انفاق میں سات سو درہم زیادہ اجر ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی " اللہ جس کسی کا اجر و ثواب چاہتا ہے دو گنا کر دیتا ہے " ۔

اگرچہ عمل کے اعتبار سے اس فرض کی تکمیل اس وقت لازم و ملزم ہو جاتی ہے جب حملہ اعداء کی وجہ سے خاص طور پر ضرورت پیش آ جائے ۔ لیکن عزم و استقلال کے لحاظ سے یہ حکم کسی خاص وقت میں محدود نہیں ۔ ہمیشہ اور ہر حال میں مسلمان کا فرض ہے کہ دفاع اعداد کے لئے تیار رہیں اور تیاری کرتے رہیں ۔ جو دل اس عزم و طلب سے خالی ہوا اس پر ایمان کی جگہ نفاق کا قبضہ ہو گیا ۔

© rasailojaraid.com